ازعدالت عظمی

ایس جعفر صاحب

بنام

سیکرٹری ۔اے۔پی ۔پی ۔ایس۔سی اور دیگران

24اکتوبر1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنا ئک ،جسٹسز]

ملازمت قانون –تقرری –چیلنج – 9سال کے وقفے کے بعد –منعقد،تفریح نہیں کی جاسکتی – حدبندی ایکٹ ۔

ضابطہ دیوانی،:1908 آرڈر I قاعدہ9 –ضروری فریق کانفاذ نہ کرنا –اس کااثر –منعقد، کوئی بھی عدالت یاٹریبونل اس شخص کے خلاف کوئی حکم منظورنہیں کرسکتاجس کے حقوق متاثرہوں گے اسے فریق کےطور پر شامل کیے بغیر۔

اپیل کنندہ، جوعام زمرے کاامیدوارتھا، کوبھرتی سال 1980 کے لیےڈپٹی کلکٹر کےعہدے پرتقرری سے انکارکر دیا گیاتھا– 81.10 آسامیاں تھیں،جن میں سے 5 مخصوص تھیں اور 5عام زمرے کےامیدواروں کے لیےتھیں۔جواب دہندگان 4 سے 9(پسماندہ طبقات کےامیدوار) مقرر کیے گئے تھے۔

اپیل کنندہ نے 1987 میں ایڈمنسٹریٹوٹریبونل کے سامنے مذکورہ بالاجواب دہندگان کی تقرری کواس بنیاد پرچیلنج کیا کہ مذکورہ تقرری میں مخصوص کےقواعدکی خلاف ورزی کی گئی کیونکہ مخصوص مرے سے مقررکردہ افرادفیصد سے زیادہ تھے۔ٹریبونل نے درخواست کوتاخیر کی بنیاد پرمسترد کردیا،لیکن مشاہدہ کیا کہ نمائندگی کومستقبل کی خالی جگہ کے لیےسمجھاجاسکتاہے۔اپیل کنندہ نےٹریبونل کےحکم کوچیلنج نہیں کیا بلکہ پبلک سروس کمیشن کےسامنےنمائندگی کی جسےمسترد کردیا گیا۔اپیل کنندہ نے 1990 میں 1981 کی تقرری کوچیلنج کرتے ہوئے ایک اوردرخواست دائرکی، جسےتاخیر کی بنیاد پرمسترد کردیا گیا۔حکم نامے پرنظرثانی بھی مسترد کردی گئی۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندہ نےدعوی کیا کہ تقرریاں، ریزرویشن کےقواعد کےمنافی ہونے کی وجہ سے، غلط اورغیرفعال تھیں۔

اپیل کومسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1: اپیل کنندہ دلیل کواس دیرشدہ مرحلے پرقبول نہیں کیاجاسکتا۔ان تسلیم شدہ حقائق پر کہ ڈپٹی کلکٹر کےعہدے پرجواب دہندگان

کی تقرری سال 1981 میں کی گئی تھی، سال 1990 میں ٹریبونل کے سامنے ایک درخواست، 9 سال کے وقفے کے بعد منظور نہیں کی جا سکتی تھی۔[A– 722، H،F–721]

.2 کسی شخص کو فریق کے طور پر شامل کیے بغیر جس کے حقوق متاثر ہوں گے، کوئی عدالت/ٹریبونل اس کے خلاف کوئی حکم جاری نہیں کر سکتا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ نے متاثرہ افراد کو کارروائی میں فریق نہیں بنایا ہے، آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت مداخلت کا کوئی جواز نہیں ہے۔[722–ب]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 13238 آف 1996۔

1994 کے آر ایم اے نمبر 2191 میں حیدرآباد میں آندھرا پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 1990 کے او اے نمبر 40498 کے ساتھ پڑھے گئے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ ذاتی کن

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے کے رام کمار –.3 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا :

پٹنائک، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کی 1990 کے او اے نمبر 40498 کے طور پر درج درخواست کو مسترد کیا گیا تھا اور اپیل کنندہ کی طرف سے دائر نظر ثانی درخواست کو مسترد کرنے کا حکم جو 24 اگست 1994 کے حکم کے ذریعے 1994 کے ایم اے نمبر 2191 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔

سکریٹری، آندھرا پردیش پبلک سروس کمیشن نے 28 جنوری 1980 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے بھرتی سال 1980– 81 کے لیے ڈپٹی کلکٹر کی کیڈر میں گروپ I کی خدمات میں 20 عہدوں کے لیے ایک اشتہار پر مقدمہ دائر کیا ہے۔ اپیل کنندہ جو اہل اور اس کے لیے درخواست دینے کا اہل تھا، پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام تحریری امتحان میں حاضر ہوا اور 19 جنوری 1981 کو ہونے والے اندراج میں بھی حاضر ہوا۔ ڈپٹی کلکٹر کی 10 آسامیاں پر کرنے کا فیصلہ کیا گیا جن میں سے دو آسامیاں درج فہرست ذاتوں کے لیے تھیں، ایک پسماندہ طبقے کے گروپ اے کے لیے اور دو پسماندہ طبقے کے گروپ ڈی کے لیے اور باقی 5 کھلے مقابلے کے امیدواروں کے لیے تھیں۔ اپیل کنندہ کا تعلق آخری زمرے سے ہے جبکہ جواب دہندگان 4 سے 9 کا تعلق پسماندہ طبقات کے زمرے سے ہے۔ اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کی تقرری کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ تقرری کرتے وقت متعلقہ اتھارٹی نے ریزرویشن کے قواعد توضیعات کی خلاف ورزی کی اور درحقیقت ریزرویشن کے فیصد سے زیادہ ریزرویشن زمرے سے مقرر کردہ افراد نے آندھرا پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں درخواست دائر کی جو آر پی نمبر 6652 کے طور پر رجسٹرڈ تھا۔ تاہم ٹریبونل نے ٹریبونل سے رجوع کرنے کے لیے اپیل کنندہ کی

طرف سے 1981 میں کی گئی تقرریوں میں مداخلت نہیں کی لیکن مشاہدہ کیا کہ اپیل کنندہ کی نمائندگی پر مستقبل کی کسی بھی خالی جگہ کے لیے غور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے پبلک سروس کمیشن میں نمائندگی کی اور کمیشن نے اسی موقف کو مسترد کر دیا کہ کمیشن کو ہمدردی کی بنیاد پر کسی کی درخواست پر غور کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے ٹریبونل کے سامنے ایک نئی درخواست دائر کی جسے 1990 کے اوائے نمبر 40498 کے طور پر درج کیا گیا تھا اور مذکورہ درخواست کو ٹریبونل نے اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مسترد کر دیا تھا کہ 1980 کے اوائل میں کیے گئے انتخاب کو 1994 میں منسوخ نہیں کیا جا سکتا جب مذکورہ انتخاب کو چیلنج کرنے والی درخواست 1990 میں دیر سے دائر کی گئی تھی، پھر اپیل کنندہ نے نظر ثانی کے لیے درخواست دائر کی اور 24 اگست 1994 کے متنازعہ حکم سے مسترد ہونے کے بعد نظر ثانی کی درخواست نے اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔

اپیل کنندہ اس عدالت میں ذاتی طور پر پیش ہوا اور دعوی کیا کہ تقرریوں کو ریزرویشن کے قواعد کے منافی بنایا گیا ہے، مذکورہ تقرریاں غلط اور غیر فعال ہیں۔ اپیل کنندہ کی تقرری کا حق غیر قانونی طور پر چھین لیا گیا تھا اور اس لیے اس عدالت کو مدعا علیہ کی تقرری کو کالعدم قرار دینا چاہیے اور اپیل کنندہ کی تقرری پر براہ راست نظر ثانی کرنی چاہیے۔ ہم اس تاخیر کے مرحلے پر اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ اپیل کنندہ نے سال 1987 میں ٹریبونل کے سامنے جواب دہندگان کی تقرری کو چیلنج کیا اور ٹریبونل نے سال 1981 میں کی گئی تقرریوں میں مداخلت نہیں کی اور مذکورہ حکم کو کسی بھی اعلی عدالت میں چیلنج نہ کیا جانا حتمی ہو گیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے 1990 میں درخواست کا دوسرا دور دائر کیا جسے ٹریبونل نے تاخیر کی بنیاد پر مسترد کر دیا تھا اور جائزے کی درخواست اس بنیاد پر مسترد کر دی گئی تھی کہ حکم کے سامنے قانون کی کوئی غلطی ظاہر نہیں ہے جس کا ٹریبونل جائزہ لے سکتا ہے۔ ان تسلیم شدہ حقائق پر کہ ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر جواب دہندگان کی تقرری سال 1981 میں کی گئی تھی، سال 1990 میں ٹریبونل کے سامنے ایک درخواست پر 9 سال گزرنے کے بعد غور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پھر اپیل کنندہ کی طرف سے اضافی رکاوٹیں ہیں یعنی متاثرہ افراد کو کارروائی میں فریق نہیں بنایا جاتا ہے۔ یہ بہت اچھی طرح طے شدہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو فریق کے طور پر شامل کیے بغیر جس کے حقوق متاثر ہوں گے، کوئی بھی عدالت/ٹریبونل اس کے خلاف کوئی حکم جاری نہیں کر سکتا۔ مذکورہ بالا احاطے میں ہمیں ٹریبونل کے متنازعہ حکم کے ساتھ آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپنی مداخلت کا کوئی جواز نہیں ملتا ہے۔ اپیل کو اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

کے۔کے۔ٹی

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document